سوال

ر توثیق ابی حنیفہ؟ 137

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ ثابت ہے کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ کو ثقہ یا صدوق قرار دیا تھا؟ تحقیق کرکے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیراً

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَما بعد!

رے علم کے مطابق امام یحییٰ بن معین البغدادی رحمہ اللہ کی طرف منسوب توثیق ابی حنیفہ والی تمام روایات کی تحقیق درج ذیل ہے:

[illegible] ص ۱۲۸)

روایت تین وجہ سے مردود بلکہ موضوع ہے:

ل: اس کا راوی محمد بن الحسین الازدی ضعیف و مجروح ہے۔

دیکھئے تاریخ بغداد (ج ۲ص [illegible] ۷۰۹)

حافظ ابن حجر نے کہا: اورازدی ضعیف ہے۔ الخ (ہدی الساری ص ۳۸۲ ترجمۃ احمد بن شبیب)

م: ازدی سے امام ابن معین تک سند نا معلوم ہے لہٰذا یہ روایت منقطع و بے سند ہے۔

م: حافظ ابن عبدالبر سے ازدی تک سند نا معلوم ہے۔

بر ۹

م ابی حنیفہ [illegible] ص ۱۲۸)

ی ۸۲۷ھ) نے کسی امام (؟) نسفی سے بغیر سند کے ذکر کی ہے اور نسفی سے لے کر احمد بن محمد البغدادی تک سند حذف کر دی ہے۔

البغدادی کون تھا؟ یہ بھی (برموداتکون کی طرح) رازوں میں سے ایک راز ہے۔ ان تین علتوں اور مخالفِ ثقات کی وجہ سے یہ روایت مردود ہے۔

[illegible] ابی حنیفہ ص ۱۲۹)

مناقبِ [illegible]

ن (ھ) اور سیر اعلام النبلاء (۲۰ ۳۲۵)

ن ۱ ۷ ۵۴ ت ۲۰۵۵ اور لسان المیزان ۲ ۳۱۲)

[illegible]

ابن خسرو کا استاد ابو منصور الشحی نا معلوم ہے۔

ء (۱۷ ۶۵۰ ت ۴۴۰)

بوالقاسم التنوخی کے باپ محسن بن علی بن محمد بن ابی الفہم نے یہ روایت کسی ابو بکر سے بیان کی، جو غیر متعین ہے۔

بر ۲ کی تحقیق میں گزر چکا ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ ساری سند ظلمات اور گمراہوں کی وجہ سے موضوع ہے۔

کے مرغینانی غزنوی (علی بن الحسین شیعہ) سے اوپر والی سند حذف کرکے بیان کی، جس پر تبصرہ اوپر گزر چکا ہے۔ ضعف الطالب والمطلوب آلِ دیوبند کی جرأت پر حیرت ہے کہ وہ کس طرح ایسی موضوع، بے اصل اور مردود روایات چن چن کر بطورِ حجت پیش کرتے ہیں؟!

متزلیوں اور رافضیوں کی روایات کے دروازے بھی ان لوگوں کے لیے دن رات کھلے ہوئے ہیں۔ سبحان اللہ!

۴) محمد بن سعد العوفی سے روایت ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا :

ابوحنیفہ ثقہ تھے ، وہ صرف وہی حدیث بیان کرتے تھے جوان کو ازبریاد ہوتی تھی اور جو حدیث ان کو یاد نہ ہوتی تھی تو وہ اس کو بیان نہیں کرتے تھے ۔ [illegible] ص ۱۲۹)

[illegible] (۹ج، ص ۳۴۰) میں بھی یہ قول بے سند ہے ۔ تاریخ بغداد میں اس کی مکمل سند مذکور ہے ، جس پر تبصرہ درج ذیل ہے :

ں (۵ ۳۲۹) اور ابن الجوزی (المنتظم ۱۲ ۲۸۰ ت ۱۸۳۵) دونوں نے لین (یعنی ضعیف) کہا اور دارقطنی نے ''لا باس بہ'' قرار دیا ۔ (دیکھئے سوالات الحاکم : ۱۷۸)

جمہور کی ترجیح کی وجہ سے جرح مقدم ہے ۔

کا شاگرد محمد بن احمد بن عصام نامعلوم (یعنی مجہول) ہے ۔

ابن عصام کا شاگرد احمد بن علی بن عمرو بن حبیش الرازی ہے ، جس کی توثیق نامعلوم ہے ۔ ایک ضعیف اور دو مجہول راویوں کی وجہ سے یہ روایت ضعیف و مردود ہے ۔

۵) صالح بن محمد الاسدی سے روایت ہے کہ (امام) یحییٰ بن معین نے فرمایا :

ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ تھے ۔ (تہذیب [illegible] ص ۱۲۹ ، اور تہذیب الکمال ، ۳۴۰)

مہ تحفۃ الاحوذی میں یہ روایت بحوالہ تہذیب التہذیب منقول ہے اور تہذیب التہذیب میں یہ بے سند ہے ۔ تہذیب التہذیب کی اصل : تہذیب الکمال میں بھی یہ روایت بے سند ہے ۔ اس روایت کی کوئی سند ہمیں کسی کتاب میں نہیں ملی لہذا یہ روایت مردود ہے ۔

رے شیخ [illegible] ص ''۶۶)

[illegible] :

اور ابوحنیفہ فقہ وحدیث میں ثقہ وصدوق اور اللہ کے دین میں قابلِ اعتماد اور مامون تھے ۔ (الخیرات [illegible] ص ۱۲۹)

یہ روایت بے سند ہونے کی وجہ سے مردود ہے ۔

[illegible] ج ۱ ص ۳۲۸۷ ، ۳۲۸۳)

الفوارس ، خطیب بغدادی ، ذہبی ، حاکم نیشاپوری ، ابونعیم الاصبہانی ، ابن الجوزی اور ابن کثیر نے حدیثیں گھڑنے والا (یعنی بڑا جھوٹا) قرار دیا ہے ۔

دیکھئے مضمون : سرفراز خان صفدر کا علمی و تحقیقی مقام ؟ روایت نمبر ۱

، معلوم ہوا کہ درج بالا قول موضوع (من گھڑت) ہے ، جسے ابن حجر مکی (بدعتی) نے سند حذف کر کے رواج دینے کی کوشش کی ہے [illegible] '' سراسر ناقابلِ اعتماد ہے بلکہ اس کی ساری کتابیں غیر مستند اور ناقابلِ اعتماد ہیں ۔

[illegible] ص ۱۳۰)

[illegible] ۔

وثری گروپ کے ایک غالی تقلیدی ابوالوفاء الافغانی نے سخت افسوس کا مظاہرہ کرتے ہوئے [illegible] اسماء الرجال کی کتابوں میں نہیں ملے اور نہ کتبِ طبقات میں ملے ہیں ۔ (مقدمۃ اخبار ابی حنیفہ واصحابہ للصیمری ص ج بقلم ابی الوفاء الافغانی : رئیس لجنۃ احیاء المعارف

مجہول کے لیے افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اصولِ حدیث کی رو سے اس کی ہر روایت رد کر دینا ہی صحیح ہے الا یہ کہ معتبر متابعت یا شاہد ثابت ہو ۔

رازخان نے روایتِ مذکورہ میں عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی کی توثیق تو بیان کردی لیکن ابن الدخیل الصیدلانی کی توثیق سے مکمل خاموشی برتی ۔ !

ابن الدخیل کا استاذ احمد بن الحسن الحافظ غیر متعین ہونے کی وجہ سے بمنزلہ مجہول ہے ۔

معلوم ہوا کہ یہ سند ضعیف و مردود ہے ۔

[illegible] (۵ صحیح)

۸) عباس بن محمد الدوری سے روایت ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا :

بل من ان یکذب ، کان صدوقا الا ان فی حدیثہ مافی حدیث الشیوخ'' ابوحنیفہ جھوٹ بولنے سے بہت بلند تھے ، وہ سچے تھے مگر ان کی حدیث میں ، ایسی باتیں ہیں جو شیوخ کی حدیث میں ہوجاتی ہیں ۔ (تاریخ بغداد ۱۳ ۴۴۹)

اس روایت کی سند موضوع ہے کیونکہ اس کا راوی احمد بن عبدالرحمٰن بن الجارود الرقی کذاب تھا ۔

ابن الجارود کے بارے میں خطیب بغدادی نے کہا : ''فانہ کذاب'' پس بے شک وہ کذاب (جھوٹا) ہے ۔ (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۴۷ ت ۶۱۷)

نیز دیکھئے لسان المیزان ([illegible] ج ۱ ص ۳۱۹ ، ۳۲۰)

۹) نصر بن محمد البغدادی سے روایت ہے کہ (امام) یحییٰ بن معین فرماتے تھے :

محمد بن الحسن (بن فرقد الشیبانی) کذاب تھا اور جہمی تھا ، اور ابوحنیفہ جہمی تھے اور کذاب نہیں تھے ۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۴۹)

اس روایت میں نصر بن محمد نامعلوم ہے لہذا یہ روایت ضعیف ہے ۔

اگر اس سے مراد مضر بن محمد البغدادی ہو ۔ (دیکھئے التنکیل للیمانی ج ۱ ص ۲۵۶)

توپھر تاریخ بغداد والی سند صحیح ہے۔

۱۰)احمد بن محمد القاسم بن محرز سے روایت ہے کہ ابن معین کہتے تھے :

لوگوں میں ... ابو حنیفہ ... (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۴۹)

روایت تین وجہ سے ضعیف و مردود ہے :

ں : احمد بن محمد بن القاسم بن محرز کی توثیق نامعلوم ہے۔

م : جعفر بن درستویہ کے حالات اور ثقہ ہونا نامعلوم ہے۔

م : احمد بن مسعدہ الفزاری نامعلوم ہونے کی وجہ سے مجہول ہے۔

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکابلی الکوفی کے بارے میں یحییٰ بن معین البغدادی کی توثیق کی یہ کل روایات ہیں، جو ہم تک پہنچی ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا کہ یہ سب روایات ضعیف و مردود ہیں، ان میں سے ایک بھی صحیح یا حسن لذاتہ نہیں لہٰذا ان روایات سے استدلال مردود ہے۔

...۳۰۰ھ تک) کسی ایک مستند و قابلِ اعتماد محدث و عالم دین سے امام ابوحنیفہ کی مطلقاً صریح توثیق ثابت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص مطلقاً ثقہ و صدوق کا ایک صریح حوالہ دورِ مذکور سے باسند صحیح پیش کر دے تو ہم اس کے ازحد ممنون ہوں گے۔ یاد رہے کہ بے سند حوالوں یا الزامی جواب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

توثیقی روایات کے بعد اب جرح والی روایات اور ان کی تحقیق پیشِ خدمت ہے :

... (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ... وسندہ صحیح)

اد (۱۳/ ۴۵۰) میں اور ابن الجوزی نے المنتظم (۸/ ۱۳۷، من طریق الخطیب) میں علی بن احمد بن سلیمان المقرئ (علان) سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ اس قول کو حافظ ذہبی نے اپنی کتاب ...

امام ابن عدی مشہور ثقہ امام تھے ... ''

ب ۲/ ۴۱، الجرجانی)

ں : ۴۴۳)

... الناقد ...'' (سیر اعلام النبلاء ۱۶/ ۱۵۴)

حافظ ابن عساکر نے کہا: ''مصنفا حافظا ثقۃ علی لحن فیہ''

وہ مصنف حافظ ثقہ تھے، ان کے کلام میں لحن تھا۔ (تاریخ دمشق ج ۳۳ ص ۵)

یوسف السہمی نے اپنے استاذ امام ابن عدی کے بارے میں فرمایا :

ں : ... ۱۱۷، تاریخ دمشق لابن عساکر ... وسندہ صحیح)

بن عدی کے بارے میں محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (صوفی) نے کہا :

... (المتکلمون فی الرجال ص ۱۳۷)

حافظ ذہبی نے کہا : ''وقسم کالبخاری واحمد بن حنبل وابی زرعۃ وابن عدی : معتدلون منصفون۔'' اور ایک گروہ جیسے بخاری، احمد بن حنبل، ابوزرعہ اور ابن عدی : یہ معتدل (اور) انصاف کرنے والے تھے۔ (ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل ص ۱۵۹)

بہت بعد کے زمانے (شر القرون) میں بعض آلِ تقلید نے امام ابن عدی پر تعصب کا الزام لگایا ہے جو کہ درج بالا توثیق کی وجہ سے مردود ہے۔

۱۴/ ۴۹۶)

ابوسعید بن یونس المصری نے کہا : ''کان ثقۃ کثیر الحدیث۔۔۔'' وہ ثقہ تھے، ان کی حدیثیں زیادہ ہیں۔۔ (تاریخ ابن یونس المصری : تاریخ المصریین، القسم الاول ج ۱ ص ۹۷۱)

... (ص ۳۵۶)

جمہور کی توثیق کے بعد تند خوئی والی جرح مردود ہے۔

علان کے استاذ احمد بن سعد بن الحکم بن محمد ... (۳۵)

خلاصہ یہ کہ یہ سند صحیح ہے۔

۲)امام عبداللہ بن حنبل نے کہا :

یحیی بن معین قال : کان ابوحنیفۃ مرجئا وکان من الدعاۃ ولم یکن فی الحدیث بشیء وصاحبہ ابو یوسف لیس بہ باس'' مجھے ابوالفضل (حاتم بن اللیث الخراسانی) نے حدیث بیان کی، ہمیں یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، کہا : ابوحنیفہ مرجی تھے اور (اس طرف) دعوت دینے والے تھے اور وہ حدیث میں کچھ چیز نہیں

عبداللہ بن احمد بن حنبل ثقہ تھے۔

... (ج ۱ ص ۳۹۲)

ابوالفضل حاتم بن اللیث الخراسانی ثقہ تھے۔

اد (۸ ۲۴۵ ت ۴۳۴۶) کتاب الثقات لابن حبان (۸ ۲۱۱) اور المنتظم لابن الجوزی (۱۲ ۱۶۷۰، وفیات ۶۲ھ)

خلاصہ یہ کہ یہ سند بالکل صحیح ہے۔

تنبیہ : قاضی ابو یوسف کو چونکہ جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا تھا لہٰذا تحقیقِ راجح میں وہ ضعیف تھے۔ دیکھئے علمی مقالات (ج ۱ ص ۵۳۳،۵۳۸)

امام یحییٰ بن معین سے قاضی ابو یوسف کی توثیق والی دیگر روایات بھی ہیں۔

دیکھئے علمی مقالات (ج ۱ ص ۵۳۵)

دوسری طرف یہ بھی صحیح روایت ہے کہ یحییٰ بن معین نے قاضی ابو یوسف کے بارے میں "[illegible]" اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ([illegible] ج ۱ ص ۵۳۹)

اس صحیح روایت اور جمہور کی جرح کی رو سے امام ابن معین کی قاضی ابو یوسف کے بارے میں توثیقی روایات منسوخ ہیں۔

۳) ابو خالد یزید بن الہیثم الدقاق البادنے اپنی کتاب میں کہا :

میں نے یحییٰ (بن معین) کو فرماتے ہوئے سنا : وہ حدیث جسے موسیٰ بن ابی عائشہ عن عبداللہ بن (شداد) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے ابو حنیفہ روایت کرتے تھے : من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ (جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے) یہ حدیث کچھ چیز نہیں ہے، یہ صرف

یہ قول ابن معین سے صحیح ثابت ہے۔ یزید بن الہیثم بن طہمان ثقہ تھے۔

ن (۲۴۳) تاریخ بغداد (۱۴ ۷۶۶۶) اور المنتظم (طبعہ قدیمہ ۵ ۱۷۵، طبعہ جدیدہ ۱۲ ۳۷۶ وفیات ۸۴ھ)

۴) محمد بن عثمان بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا :

یٰ بن معین سے ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا گیا [illegible] ۵۹)

اد ۱۴ ت ۷۴۱۶)

دونوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے بیان کیا ہے اور محمد بن عثمان مذکور جمہور محدثین کی توثیق کی وجہ سے [illegible]۔

۵) خطیب بغدادی نے کہا :

نس الازرق : حدثنا جعفر بن ابی عثمان قال : سمعت یحییٰ وسالتہ عن ابی یوسف وابی حنیفۃ فقال : ابو یوسف اوثق منہ فی الحدیث، قلت : فکان ابو حنیفۃ یکذب ؟ قال : کان انبل فی نفسہ من ان یکذب"

جعفر بن ابی عثمان (الطیالسی) سے روایت ہے کہ میں نے یحییٰ (بن معین) سے ابو یوسف اور ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا ؟ تو انھوں نے فرمایا : حدیث میں ابو یوسف اس سے زیادہ ثقہ تھے۔ میں (جعفر) نے کہا : کیا ابو حنیفہ جھوٹ بولتے تھے ؟ انھوں نے کہا : وہ جھوٹ بولنے سے فی نفسہٖ بہت بلند تھے۔

ں کی سند صحیح ہے اور راویوں کا مختصر حال درج ذیل ہے :

ند اد ج ۱۰ ص ۵۶ ت ۵۵۶۱)

ند اد ج ۱۱ ص ۵ ت ۶۰۲۸)

ء (۱۶ ۴۳۱) اور تذکرۃ الحفاظ (۳ ۹۸۸)

(۳) محمد بن یونس الازرق ثقہ تھے۔ (تاریخ بغداد ۳ ۴۴۶ ت ۱۵۷۶)

خ بغداد ۷ ۵۸ ت ۳۶۴۰)

یہاں پر بطورِ فائدہ عرض ہے کہ ابو یوسف کا نعمان بن ثابت سے زیادہ ثقہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ امام یحییٰ بن معین کے نزدیک قاضی ابو یوسف : "لا یکتب حدیثہ [illegible]

قاضی ابو یوسف کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے لہٰذا نعمان بن ثابت رحمہ اللہ پر ان کی ترجیح کا مطلب یہ ہے کہ نعمان جمہور بلکہ بہت زیادہ محدثین کے نزدیک مجروح تھے۔

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے امام ابو حنیفہ کی توثیق ثابت نہیں بلکہ جرح اور تضعیف ثابت ہے۔

ر الغفار دیوبندی نامی ایک شخص نے امام ابن معین کے بارے میں لکھا ہے :

[illegible] ص ۱۹)

عبدالغفار کی یہ بات بالکل جھوٹ بلکہ کالا جھوٹ ہے۔

بن معین کا مقلد ہونا قطعاً ثابت نہیں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ حنفی ہوں اور پھر اپنے امام کو ضعیف اور لا یکتب حدیثہ کہتے رہیں ؟!

وہ نہ حنفی تھے اور نہ مقلد تھے بلکہ عظیم الشان محدث اور جلیل القدر عالم تھے۔ عالم مقلد نہیں ہوتا بلکہ "تقلید" کرنا تو جاہلوں کا کام ہے۔

حافظ ابن عبدالبر الاندلسی [illegible] :

[illegible] ج ۲ ص ۱۹۷)

ظ ابن القیم نے لکھا ہے :

المقلد ليس (من علم و العلماء فضيلت باتفاق) میں العلماء داخل لم نہیں یدخل في ہے شي (من اعلام الموقعین ج۲ ص ۲۰۰)

آلِ دیوبند کی ''خدمت'' میں عرض ہے کہ کیا وہ امام ابن معین رحمہ اللہ کو بھی اپنے جیسا لاعلم وجاہل سمجھتے ہیں کہ انھیں علماء کی صف سے نکال کر مقلدین میں شامل کر دیا ہے؟

لوگ خوفِ آخرت سے بے نیاز ہو کر جھوٹی اور باطل باتیں پھیلانے میں ہمہ تن مدہوش ہیں؟!

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص389

محدث فتویٰ